سوال

Question

جواب

علاج کی غرض سے انسانی جسم کو آگ کے ساتھ داغنا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا علاج کی غرض سے انسانی جسم کو آگ کے ساتھ داغنا جاء زہے۔ ؟ الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ! الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد ! جی ہاں علاج کی غرض سے انسانی جسم کو آگ کے ساتھ داغا جا سکتا ہے۔ اور منع پر دلالت کرنے والی روایات بلا علاج اس کی کراہت پر دلالت کرتی ہیں۔ سیدنا جابر فرماتے ہیں۔ : «بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إلی أبی بن کعب طبیباً فقطع منہ عرقاً ثم کواہ علیہ» [مسلم :۲۲۰۷] نبی کریم نے ابی بن کعب کے پاس ایک طبیب بھیجا، جس نے ان کی ایک رگ کو کاٹ کر اسے آگ سے داغ دیا۔ اسی طرح جب سیدنا سعد بن معاذ کو تیر لگا تو نبی کریم نے ان کی رگ کو چھری کے ساتھ آگ سے داغا۔ [مسلم :۲۲۰۸] بخاری مسلم کی روایت ہے کہ نبی کریم نے فرمایا : «الشفاء فی ثلاثۃ : شربۃ عسل، وشرطۃ محجم، وکیۃ نار، وأنھی أمتی عن الکی» رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : شفاء تین چیزوں میں ہے، شہد پینا، پچھنے (حجامہ) لگوانا اور آگ سے داغنا اور میں اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا ہوں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانی جسم کو بلا ضرورت (ٹیٹو وغیرہ بنانے کے لئے) آگ سے داغنا مکروہ ہے، جبکہ علاج کی غرض سے جائز ہے۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

دار الافتاء محدث